

زبان و بیان کی موزونیت اور کتاب کی سینگ میں سلیقہ مندی کی کمی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح مصنف نے اپنے بیان کردہ بعض اصولوں سے انحراف کیا ہے، اسی طرح مترجم نے بھی ترتیب و تدوین کے اصولوں کا پورا پورا لحاظ نہیں رکھا، حالانکہ ان کو مصنف پر اعتراض کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی کتاب کو بطور نمونہ کے پیش کرنا چاہیے تھا، جب کہ زیر نظر کتاب کا نائل اور سرورق ہی جاذبت اور سلیقہ شعاری سے خالی ہے۔ امید ہے کہ آئندہ ایڈیشنوں میں کتاب کی ترتیب و اشاعت کو معیاری بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ یہ کتاب کارڈ نائل کے ساتھ غیر مجلد چھپی ہے۔

فصاحہ مؤمن شرح دروس البلاغہ، مؤلف: قاری عبدالرؤف مؤمن زیدی، صفحات: ۱۸۸۔

یہ درس نظامی کی معروف کتاب ”دروس البلاغہ“ کی اردو شرح ہے، جسے مندی بہاؤ الدین پنجاب کے ایک عالم دین قاری عبدالرؤف مؤمن زیدی نے تحریر کیا ہے، شرح میں انداز یہ اختیار کیا گیا ہے کہ پہلے عبارت پھر ترجمہ، پھر تشریح اور آخر میں عبارت کی ترکیب ذکر کی گئی ہے، ترجمے اور تشریح کی زبان کافی حد تک رواں اور سلیس ہے۔ ترکیب میں اختصار اور علامات ترسیم کے نہ ہونے کی وجہ سے بعض جگہ الجھن پائی جاتی ہے۔ قاری کے لئے یہ سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے کہ اس لفظ کا تعلق کس سے جوڑا جا رہا ہے، لہذا مزید وضاحت کر دی جائے اور پوری کتاب میں جدید علامات ترسیم کا اہتمام قارئین کے لئے آسانی و سہولت کا باعث ہوگا۔

”دروس البلاغہ“ کی یہ شرح طلباء و طالبات اور مدرسین کے لئے حل کتاب میں بہترین معاون ہوگی۔ یہ کتاب درمیانے کاغذ اور مضبوط جلد بندی کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ درج ذیل پتے سے اسے منگایا جاسکتا ہے: سید قاری عبدالرؤف مؤمن زیدی، جامعہ فاروق اعظم، متصل جامع مسجد گلستان، سرکل روڈ شجاع آباد، ملتان۔

غیبت سے بچنے، مؤلف: مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ، ناشر: مکتبۃ الحی والمدنی، صفحات: ۲۸۰۔

یہ کتاب مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے تین ماہ کے قلیل عرصے کے اندر اٹھارہ سال کی عمر میں تالیف فرمائی تھی، کتاب کا اصل نام ”زجر الشیطان والشیعہ عن ارتکاب الغیبة“ ہے۔ ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی زیدہ مجددہ کے مشورے سے یہ نام تبدیل کر کے اس کا نیا نام ”غیبت سے بچنے“ رکھا گیا، اس میں قرآن و سنت اور آثار کی روشنی میں غیبت سے بچنے کی ترغیب اور اس کے احکام سے متعلق تفصیلی گفتگو کی گئی ہے، کتاب کا یہ جدید ایڈیشن مولانا محمد امیر علوی میرٹھی کے حواشی و تعلیقات کے ساتھ شائع ہوا ہے، انہوں نے اس میں پیرا گراف بنائے، حوالہ جات لکھے اور فارسی اشعار کا ترجمہ کیا۔ کتاب کی ابتداء میں انہوں نے مؤلف کا تعارف بھی ذکر کیا ہے۔

کتاب میں بعض ضعیف روایات اور ایسے واقعات بھی آگئے ہیں جو محل نظر ہیں، ان میں سے صفحہ نمبر